

مطبوعات

تجارتی سودہ تاریخی اور فقہی نقطہ نظر سے | تالیف: جناب فضل الرحمن صاحب، لیکچرار شعبہ سنی دینیات
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ۔ طے کا پتہ: یونیورسٹی پبلیکیشنز، ظہور فارم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (بھارت)
صفحات ۱۷۶۔ قیمت درج نہیں۔

مغربی انداز فکر اور مغربی نظام معیشت نے مسلم معاشرے پر جو مختلف اثرات مرتب کیے ہیں ان میں ایک اثر یہ ہے کہ ہمارے ہاں شریعت کے وہ مسئلہ حقائق بھی نزاعی امور کی حیثیت اختیار کرتے جا رہے ہیں جن کے بارے میں پہلے کبھی دو رائیں نہ تھیں۔ سود کی حرمت ان مسلمات میں ایک مسئلہ حقیقت ہے قرآن مجید کے احکام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل، فقہائے امت کی تصریحات سب اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ اسلام میں سود خواہ کسی نوعیت کا ہو، حرام ہے اور اس کی حاکمیت کا کوئی جواز نہیں۔ مگر جو سرمایہ دارانہ نظام اس وقت ہم پر مسلط ہے، چونکہ اس کی بنیاد سود پر قائم ہے، اس لیے ہماری ملت کے بعض "خیر خواہوں" کو اس بات کی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی طرح اسے شرعی نقطہ نظر سے جائز ثابت کر دیا جائے تاکہ مسلمان اس حرام کو ایک حلال اور طیب شے سمجھ کر خوشدلی کے ساتھ مضمم کریں۔ اس سلسلے کی پہلی

(بقیہ: رسائل و مسائل)

فرشتے تو دن رات انسانوں پر مصائب و شداید بھی نازل کرتے ہیں، ان کی جانبیں بھی قبض کرتے ہیں، تو کیا اب بعض انسان بھی خدائی کے مقام پر فائز ہونا چاہتے ہیں اور اپنے محافظین کو ملائکہ سمجھ کر انہیں یہ حق دینا چاہتے ہیں کہ وہ جس کی جان و مال پر چاہیں بلا تکلف ہاتھ ڈال دیں اور خدا کی زمین میں جو تباہی چاہیں بچاتے پھریں؟

کوشش ڈپٹی نذیر احمد نے کی۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد مولانا جعفر شاہ صاحب پھلپوری نے اس کے جواز کے لیے چند مضامین لکھے جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ زیر تبصرہ کتاب دراصل ان مضامین کا ناقدا نہ جائزہ ہے جو خود ایک عالمانہ تصنیف کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں جو تجارتی سود کے تاریخی جائزے پر مشتمل ہے اس امر کا کھوج لگایا گیا ہے کہ جن ملکوں اور قوموں سے عربوں کے تعلقات قبل اسلام تھے ان میں پیداواری قرضوں کی صورت کیا تھی اور پھر عہد نبوی میں اس میں کس نوعیت کی تبدیلیاں ہوئیں۔ کتاب کا یہ حصہ بڑا دقیق اور جاندار ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں ربا اور اس کی مختلف شکلوں پر بڑی بصیرت افروز بحث ہے۔ فاضل مصنف کی مندرجہ ذیل عراحت ملاحظہ فرمائیں :

”لوگوں کے ذہنوں میں یہ ایک عام مغالطہ ہے کہ عرب جاہلیت میں صرف محتاج اور غریب ہی قرض لیا کرتے تھے۔ یا صرف مرفی مقاصد کے لیے ادھار خرید کرتے تھے۔ اس کے برخلاف حقیقت یہ ہے کہ زبردست تجارتی جدوجہد اور ربا کے انتہائی ترقی یافتہ ادارے نے بیوع اور شرکت کی ایسی صورتوں کو جنم دیا تھا جن کا انحصار صرف قرض اور ادھار پر تھا۔ قرض اور ادھار خریداری کا مطلب جاہلیت میں ہرگز یہ نہ تھا کہ خریدار لازمی طور سے غریب و محتاج ہو۔ اس نقطہ نظر کی تردید صحیح بخاری کی ایک حدیث سے واضح طور سے ہوتی ہے جو کتاب البیوع میں ملتی ہے۔ یہ حدیث یہیں بتاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے قرض خواہوں کے طرز عمل کی تعریف فرمائی ہے جو خوشحال اور مالدار کو مہلت دیتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرف غریب ہی قرض خرید و فروخت نہ کرتے تھے۔ اس زمانے کے عربوں نے ایک دستور قرض خریدنے کا اور بقایا کی ادائیگی میں مہلت کے عوض سود ادا کرنے کا بنایا

تھا۔“ (ص ۲۲)

پوری کتاب بڑی ٹھوس اور مستند معلومات پر مشتمل ہے اور اس حقیقت کی وضاحت کرتی ہے کہ جو لوگ تجارتی سود کو جائز قرار دینے کے لیے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اور ان کے زمانے میں لوگ نفع آور سودی قرضوں سے نا آشنا تھے یہ بے وزن ہے۔ کتابت اور طباعت کا معیار